ہفتہ وار رسالہ: 359
WEEKLY BOOKLET:359

سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے 9ویں پیر و مرشد کا تذکرہ

بنام

فیضانِ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات 24

قبولِ اسلام کا واقعہ 05

محبت دنیا سے چھٹکارے کا پھل 17

پانی پر چلتے اور ہوا میں اُڑتے 09

قبولیتِ دعا کا مقام 20

پیشکش:
المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ

دُعائے عطار: یااللہ پاک! جو کوئی 24 صفحات کا رسالہ فیضانِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ پڑھ یا سُن لے اُسے بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کے فیضان سے مالامال فرما کر ماں باپ سمیت بے حساب بخش کر جنّت الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

کبھی عذاب نہیں دیتا (درود شریف کی فضیلت)

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم: جو شخص مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہے، **اللہ پاک** اُس پر نظرِ رحمت فرماتا ہے اور جس پر اللہ پاک رحمت کی نظر فرمائے اُسے کبھی عذاب نہیں دیتا۔ (افضل الصلوات علی سید السادات، ص40)

حشر کی تیرگی، سیاہی میں نور ہے، شمع پُر ضِیا ہے دُرود
چھوڑیو مت درود کو، کافی! راہِ جنّت کا رہنما ہے درود

(دیوانِ کافی، ص23)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

500 سونے کے سِکّے

حضرتِ سیِّدُنا ابوعباس مؤدِّب رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک سید صاحب میرے پڑوس میں رہتے تھے جن کے مُعاشی حالات پہلے اچھے نہ تھے، انہوں نے مجھے اپنا واقعہ سنایا کہ ہمارے ہاں بچے کی ولادت ہوئی تو گھر میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جو اپنی زوجہ (wife) کو کِھلاتا۔ غمزدہ بیوی نے مجھ سے فریاد کی: اے میرے سر کے تاج! آپ پر میری حالت ظاہر

www.dawateislami.net

ہے، مجھے غذا کی سخت ضرورت ہے تاکہ میری کمزوری دور ہو، خدا کے لئے کچھ کیجئے۔
سید صاحب فرماتے ہیں: میں اپنی زوجہ کی یہ حالت دیکھ کر بے تاب ہو گیا اور نمازِ عشا کے بعد سودا سَلَف (یعنی راشن) والی دُکان پر گیا، جس سے میں سامان لیا کرتا تھا اُس کا مجھ پر کچھ قرض بھی تھا۔ میں نے اُس سے اپنے گھر کی حالت بیان کر کے جلد رقم دینے کی نیت کے ساتھ کچھ کھانے پینے کا سامان طَلَب کیا مگر اُس نے صاف منع کر دیا۔ مَیں اِسی پریشانی کے عالَم میں دوسرے دکاندار کے پاس گیا اور اس سے بھی اِسی طرح کہا جیسا پہلے سے کہا تھا مگر اس نے بھی انکار کر دیا۔ اَلغَرَض! جس جس سے اُمّید تھی، اُن سب کے پاس گیا لیکن کسی نے میری مدد نہ کی۔ میں بہت اُداس ہو کر سوچنے لگا کہ اب کس کے پاس جاؤں؟ اسی سوچ بچار میں مَیں دریائے دِجلہ کی طرف گیا، وہاں ایک مَلّاح (یعنی کشتی چلانے والے) کو دیکھا جو مسافروں کا انتظار کر رہا تھا۔ مجھے دیکھ کر اس نے آواز لگائی کہ اگر کوئی مسافر ہے تو آجائے۔ مَیں کشتی میں سوار ہوا اور کشتی چل پڑی۔ کشتی چلانے والے نے مجھ سے پوچھا: آپ کہاں جائیں گے؟ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ مَلّاح حیران ہو کر کہنے لگا: آپ کو اپنی منزل کا ہی علم نہیں اور کشتی پر بیٹھ گئے ہیں؟ مَیں نے مَلّاح کو اپنے گھر کی حالت بتائی تو وہ بڑی ہمدردی کے ساتھ کہنے لگا: میرے بھائی! غم نہ کرو، مجھ سے جہاں تک بَن پڑا میں تمہاری پریشانی حل کرنے کی کوشش کروں گا۔ پھر اُس نے ایک جگہ کشتی روکی اور دریائے دجلہ کے کنارے پر ایک مسجد میں لے جا کر کہنے لگا: میرے بھائی! اس مسجد میں ایک بُزُرگ دن رات مصروفِ عبادت رہتے ہیں، آپ اُن سے دُعا کروائیں، اللہ پاک نے چاہا تو ضرور آپ کی پریشانی کا حل نکل آئے گا۔

سید صاحب فرماتے ہیں: میں وضو کر کے مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ بُزُرگ محراب میں نماز ادا فرما رہے ہیں۔ میں نے بھی دو رَکعت ادا کیں اور سلام کر کے اُن کے قریب بیٹھ گیا۔ اپنے معمولات سے فارغ ہو کر وہ بزرگ مجھ سے فرمانے لگے: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے! آپ کون ہیں؟ میں نے اپنا سارا واقعہ بیان کر دیا، اُن بزرگ نے میری بات بڑی توجہ سے سنی اور پھر نماز پڑھنے لگے۔ باہر بارش ہونے لگی اور میں بہت گھبرایا اور سوچنے لگا کہ میں اپنے گھر سے کتنا دور آ گیا ہوں، نجانے گھر والے کس حال میں ہوں گے؟ میں اس سخت بارش میں اپنے گھر کیسے پہنچوں گا۔ اتنے میں ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور اُن بزرگ کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔ وہ بزرگ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس شخص نے عرض کی: حضور! میں فلاں شخص کا نمائندہ ہوں، انہوں نے آپ کو سلام اور کچھ نذرانہ پیش کیا ہے۔ یہ سُن کر وہ بزرگ فرمانے لگے: یہ ساری رقم اِس سید شہزادے کی خدمت میں پیش کر دو۔ اُس نے تَعَجُّب کرتے ہوئے عرض کی: حضور! یہ پانچ سو (500) دینار ہیں۔ فرمایا: ہاں! یہ سب اِن کو دے دو۔ اُس نے ساری رقم مجھے دے دی۔ میں نے تمام رقم چادر میں رکھی اور حضرت کا شکریہ ادا کر کے بارش میں بھیگتا گھر کی طرف چل پڑا، اپنے علاقے میں پہنچ کر اُسی راشن والے دکاندار کو کہا: اللہ پاک نے اپنے رزق کے خزانوں میں سے مجھے پانچ سو (500) دینار عطا فرمائے ہیں۔ تمہارا مجھ پر جتنا قرض ہے وہ لے لو اور مجھے کھانے کا سامان دے دو۔ دکاندار نے کہا: فی الحال یہ رقم کل تک اپنے پاس ہی رکھیں اور جو چیزیں چاہئیں وہ لے لیجئے، پھر اس نے شہد، شکّر، تلوں کا تیل، چاول، چربی اور بہت سا کھانے کا سامان مجھے دیا، میں نے کہا: میں اتنا سارا سامان کیسے اٹھاؤں گا پھر ہم دونوں سامان اُٹھا کر گھر کی طرف چل دیئے۔ گھر پہنچے تو دروازہ کھلا ہوا تھا، میری زوجہ مجھے دیکھ کر شِکْوہ کرتے ہوئے

بولی: آپ اِس نازک حالت میں مجھے چھوڑ کر کہاں چلے گئے، بھوک اور کمزوری نے میری حالت خراب کر دی۔ میں نے کہا: اللہ پاک کے فضل و کرم سے ہماری پریشانی دور ہو گئی، یہ دیکھو! گھی، چربی، شکّر، تیل اور بہت سارا کھانے کا سامان لے آیا ہوں، وہ بہت خوش ہوئی، پھر سب نے کھانا کھا کر اللہ پاک کا شکر ادا کیا۔ صبح میں نے اپنی زوجہ کو وہ دینار دِکھا کر جب سارا واقعہ سنایا تو وہ بہت خوش ہوئی اور اس غیبی مدد پر اللہ پاک کا شُکر ادا کیا پھر ہم نے کچھ زمین خرید لی تاکہ کاشت کر کے اس کے ذریعے اپنے اخراجات پورے کریں۔ اللہ پاک نے اُن بزرگ کی بَرَکت سے ہماری تنگدستی و غُربت دور فرمادی اللہ پاک اُن کو ہماری طرف سے اچھی جزا عطا فرمائے۔ (عیون الحکایات، ص276، 277)

اللہ ربُّ العزّت کی اُن سب پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

کیا آپ جانتے ہیں! اللہ پاک کے یہ نیک بندے اور مقبولُ الدُّعا بُزرگ کون تھے؟ یہ سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے نَوِیں پیر و مرشد حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ تھے۔

تَعارُف اور وِلادت

سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے نویں پیر و مرشد، عظیم تبع تابِعی بزرگ حضرت معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کا نام: معروف، کُنیت: ابو مَحْفُوظ ہے۔ آپ بغداد شریف کے علاقے "کَرَخ" میں پیدا ہوئے اِسی وجہ سے آپ کو "کَرخی" کہا جاتا ہے۔ آپ تبعِ تابعی (1) بُزرگ اور امامِ اعظم امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃُ اللہِ علیہ کے مُقلِّد تھے۔ (مسالک السالکین، 1/ 286، 287)

(1) ... تابِعی اُن کو کہا جاتا ہے جنھوں نے صحابی سے بحالتِ ایمان ملاقات کی اور اُن کا خاتمہ بھی ایمان پر ہوا اور تبعِ تابِعی اُن کو کہا جاتا ہے جنھوں نے تابعی سے بحالتِ ایمان ملاقات کی اور اُن کا خاتمہ بھی ایمان پر ہوا۔ (معجم لغۃ الفقہاء، ص117)

قبولِ اسلام کا واقعہ

حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کا خاندان پہلے غیر مسلم تھا۔ اللہ پاک کی رحمت اورآپ کی بَرَکت سے سب دامنِ اسلام سے وابستہ ہوئے۔ آپ کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ بڑا دلچسپ اور حیرت انگیز ہے، آپ کے بھائی بیان کرتے ہیں کہ مَیں اور میرے بھائی حضرتِ معروف رحمۃُ اللہِ علیہ پڑھنے جاتے تھے۔ ہم اس وقت غیر مسلم تھے، ہمارا غیرمسلم اُستاد بچوں کو مَعَاذَاللہ کُفروشرک کا سبق دیتا تو میرے بھائی "معروف" بُلند آواز سے اَحَد، اَحَد (یعنی اللہ اکیلا ہے، وہ ایک ہے) کہتے تو غیر مسلم اُستاد انہیں خوب مارتا یہاں تک کہ ایک دن اُس نے انہیں اِتنا مارا کہ آپ کہیں تشریف لے گئے۔ میری والدہ روتیں اور کہتیں: اگر اللہ پاک نے مجھے "معروف" واپس عنایت فرمادیا تو وہ جس دین پر ہوگا میں بھی اسی دین پر عمل کروں گی۔ کئی سال کے بعد حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی والدہ کے پاس آئے تو والدہ نے پوچھا: بیٹا! تم کس دین پر ہو؟ آپ نے ارشاد فرمایا: "دینِ اسلام پر" والدہ نے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ پڑھا۔ اس طرح میری والدۂ محترمہ اور ہم سب مسلمان ہوگئے۔ (بحر الدموع، ص39)

اللہ ربُّ العزّت کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں ذکرِ خیر

امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہمُ العالیہ نے اپنے ہر مُرید و طالب کو شجرۂ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ عَطّارِیَّہ عطا فرمایا ہے، اُس میں سلسلۂ قادریہ

رضویہ عطاریہ کے نَویں تبعِ تابِعی بزرگ حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ اور دسویں پیر و مرشد حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے وسیلے سے یوں دُعا کی گئی ہے:

بَہرِ مَعْروف و سَری معروف دے بےخُود سَری

الفاظ و معانی: بہر: واسطے۔ معروف: بھلائی۔ بےخُود سَری: عاجزی، فرمانبرداری۔

دُعائیہ شعر کا مفہوم

یا اللہ پاک! مجھے حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کے طُفیل نیکی اور بھلائی عطا فرما اور حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ کا واسطہ مجھے عاجزی و اِنکسار کا پیکر بنا۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

عَرَبی شجرہ

امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک عربی شجرہ شریف، بَصیغۂ دُرود شریف تحریر فرمایا ہے، آپ اُس میں حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کا ذکرِ خیر اس طرح کرتے ہیں: ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی الشَّیْخِ مَعْرُوْفِ نِ الْکَرْخِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ“ اے اللہ پاک تُو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر رحمت و بَرَکت نازل فرما اور حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آل و اَصحاب اور ہمارے سردار شیخ معروف کرخی رضی اللہُ عنہ پر بھی۔ (تاریخ و شرح شجرۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ، ص154)

غیر مسلم گھرانے کا قبولِ اسلام

حضرت عامر بن عبدُ اللہ کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے پڑوس میں ایک

غیر مسلم رہا کرتا تھا۔ ایک دن وہ میرے پاس آکر کہنے لگا: اے ابو عامر! پڑوسی ہونے کی حیثیّت سے میرا آپ پر حق ہے، میں آپ کو رات اور دن کے پیدا کرنے والے کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ مجھے اللہ پاک کے کسی ولی کے پاس لے چلئے تاکہ وہ میرے لئے بیٹے کی دعا کرے۔ میرے دل میں بیٹے کی بہت خواہش ہے، میں اس کو ساتھ لے کر حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا معاملہ عرض کیا۔ آپ نے اُسے اسلام کی دعوت دی تو وہ کہنے لگا: اے معروف! اللہ پاک جب تک مجھے ہدایت نہ دے تب تک آپ مجھے ہدایت نہیں دے سکتے، میں آپ کے پاس صرف دعا کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے کچھ اس طرح دعا کی: یااللہ پاک! اِسے ایسا بیٹا عطا فرما جو والدین کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرے اور وہ دونوں اس کے ہاتھ پر مسلمان ہو جائیں۔ اللہ پاک نے اپنے مقبول بندے کی دعا قبول فرمائی اور اس غیر مسلم کو ایک ایسا بیٹا عطا فرمایا جو اپنی ذہانت کے سبب اپنے وقت کے تمام بچوں سے آگے بڑھ گیا۔ جب وہ کچھ بڑا ہوا تو اُس کا باپ اُسے اپنے دین کی تعلیم دلانے کے لئے چھوڑ آیا۔ اُس کے غیر مسلم اُستاد نے اُسے ہاتھ میں تختی پکڑا کر ابھی ”بولو“ ہی کہا تھا تو وہ بچہ کہنے لگا: میری زبان غیرِ خُدا کو خدا بولنے سے روک دی گئی اور میرا دل میرے ربِّ کریم کی مَحبّت میں مصروف ہے۔ اس کے بعد بچے نے ایسی خوبصورت اور اللہ پاک کی پہچان کی گہری باتیں کیں جنہیں سُن کر استاد حیران رہ گیا اور اُس کا دل زندہ ہو گیا۔ اُس نے جان لیا کہ دینِ اسلام ہی سچّا دین ہے۔ اِس کے بعد بچے نے چند اَشعار پڑھے، جن کا مفہوم کچھ یوں ہے: کیا وہی سچّا نہیں جو رُلاتا، ہنساتا، زندگی اور موت دیتا، مخلوق کے لئے کھیتی اُگاتا ہے؟ یقیناً وہی عبادت کے لائق ہے لہٰذا جو اس کا دروازہ چھوڑ

www.dawateislami.net

کر کسی دوسرے کے دروازے پر جاتا ہے وہ نقصان اُٹھاتا ہے، وہ اپنے بندے کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا ہے پھر بھی اس کی پَردہ پوشی فرماتا (یعنی گُناہوں کو چُھپاتا) ہے اور اپنے بندے کو بِن مانگے عطا کرتا ہے۔ وہ گنہگاروں سے بخشش کا معاملہ کرتا ہے۔

جب غیر مسلم استاد نے بچے کا یہ ایمان اَفروز کلام سُنا تو اُس کے ہوش اُڑ گئے اور اس نے دل ہی دل میں کلمۂ شہادت ”اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ“ پڑھا۔ پھر بچے کو اُس کے باپ کے پاس لایا۔ جب باپ نے دونوں کو آتے دیکھا تو خوش ہو کر استاد سے پوچھا: آپ نے میرے بچے کو کیسا ذہین پایا؟ پھر اس نے ساری گفتگو بچے کے باپ کو بتائی۔ باپ بولا: خدا کی قسم! میرا بیٹا حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کی دُعا کی بَرَکت سے ہی اس مقام و مرتبے تک پہنچا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اُس کے سچے رسول ہیں۔ اس کے بعد بچے کی ماں اور تمام گھر والے اسلام لے آئے۔ (الروض الفائق، ص186 ملتقطاً)

دُعائے ولی میں یہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

شانِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ

حضرتِ ابو محفوظ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ نے چراغِ اہلِ بیتِ نُبُوَّت، حضرت امام علی رضا رحمۃُ اللہِ علیہ سے خوب علمِ دین حاصل کیا۔ آپ اپنے وقت کے بہت بڑے اولیائے کرام میں سے تھے۔ حضرتِ عبدُ الوہّاب رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ سے بڑا زاہد (یعنی دُنیا سے بے رغبت) کوئی نہیں دیکھا۔ (تاریخ بغداد، 13/208)

www.dawateislami.net

پانی پر چلتے اور ہوا میں اُڑتے

حضرتِ ابنِ مَرْدَوَیہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کی صُحبت میں بیٹھے ہوئے تھے، اس دن میں نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا چہرہ مبارک کِھلا ہوا دیکھ کر عرض کی: اے ابومحفوظ! مجھے پتا چلا ہے کہ آپ پانی پر چلتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں کبھی پانی پر نہیں چلا بلکہ جب میں پانی کو پار کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کی دونوں طرفیں (Sides) آپس میں مِل جاتی ہیں اور میں اُس پر قدم رکھ کر چلنے لگ جاتا ہوں۔

حضرت حَسَن بن عَبْدُ الوَہّاب رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: لوگ کہتے ہیں کہ حضرت معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ پانی پر چلتے ہیں اگر مجھے کہا جائے کہ آپ ہَوا میں اُڑتے ہیں تو میں اس بات کی بھی تصدیق کروں گا۔(الروض الفائق، ص183)

بارگاہِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فارسی شعر میں عرض کرتے ہیں:

یا شہِ مَعروف ما را رہ سوئے معروف دِہ

ترجمہ: اے حضرتِ معروف کرخی (اے نیکیوں کے بادشاہ)! ہمیں نیکی کی طرف راہ دے!

مقامِ معروف اور عُلوم کی اصل

کروڑوں حَنبلیوں کے عظیم پیشوا، حضرتِ امام احمد بن حَنبل اور بہت بڑے محدّث حضرتِ یحییٰ بن مَعِین رحمۃُ اللہِ علیہما اکثر حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس تشریف لاکر مسائل معلوم کیا کرتے، حضرت سیّدُنا امام احمد بن حَنبَل رحمۃُ اللہِ علیہ کے بیٹے حضرتِ عبدُ اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والدِ محترم سے عرض کی: مجھے پتا چلا ہے کہ

www.dawateislami.net

آپ حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس جایا کرتے تھے، کیا اُن کے پاس علمِ حدیث تھا؟ تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: اے میرے لختِ جگر! ان کے پاس معاملے کی اَصل یعنی اللہ پاک کا تقویٰ (یعنی اللہ پاک کا ڈر) تھا۔ (قوت القلوب، 1/263)

سجدۂ سَہْو کا معاملہ

کروڑوں حنبلیوں کے عظیم پیشوا، حضرتِ امام احمد بن حَنبَل اور بہت بڑے محدّث حضرتِ یحییٰ بن مَعِین رحمۃُ اللہِ علیہما ایک مرتبہ حضرت معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرتِ یحییٰ بن مَعِین رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: میں ان سے "سجدۂ سَہْو" کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِنہیں خاموش رہنے کا فرمایا لیکن وہ خاموش نہ رہے اور عرض کی: اے ابو محفوظ! آپ سجدۂ سَہْو کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: یہ دل کے لئے سزا ہے کہ وہ نماز سے غافل ہو کر دوسری طرف کیوں مُتوجِّہ ہُوا۔ یہ سُن کر حضرت سیِّدُنا احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: یہ بات آپ کی ذَہانت پر دلالت کرتی ہے۔ (تاریخ بغداد، 13/201، 202)

عاداتِ مُبارَکہ اور پاکیزہ کردار

سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے نَویں تَبعِ تابِعی بزرگ، حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ بغیر کسی ضرورت کے کوئی سَبَب اِختیار نہ فرماتے بلکہ بَقَدرِ ضَرورت ہی لیتے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے کہ میں اپنے ربّ کے گھر میں مہمان ہوں، اگر وہ مجھے کھلاتا ہے تو کھا لیتا ہوں اور اگر وہ مجھے بھوکا رکھتا ہے تو صبر کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ مجھے کھلائے۔ آپ کوئی شے جمع کرکے رکھتے نہ لمبی اُمّیدیں باندھتے بلکہ آپ وِلایت کے اُس عظیم مرتبے پر پہنچے ہوئے تھے کہ ایک نَماز کے بعد دوسری نَماز تک زندہ رہنے کی اُمّید نہ ہوتی، جب ظُہر کی نماز پڑھا

لیتے تو اپنے ہمسایوں سے فرماتے: ”اپنے لیے کوئی ایسا شخص تلاش کرلو جو تمہیں نمازِ عصر پڑھائے۔“ گویا آپ اللہ پاک کے پیارے پیارے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے اِس فرمانِ عالیشان ”اُس ذاتِ پاک کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! جب میں اپنی آنکھیں جھپکتا ہوں تو یہ گمان کرتا ہوں کہ کہیں میری پلکیں کُھلنے سے پہلے ہی اللہ پاک میری روح قبض نہ فرمالے اور جب اپنی پلکیں اٹھاتا ہوں تو یہ گمان ہوتا ہے کہ کہیں انہیں جھکانے سے پہلے ہی موت کا وعدہ نہ آجائے اور جب کوئی لُقمہ لیتا ہوں تو یہ گمان ہوتا ہے اسے حَلْق سے اُتارنے نہ پاؤں گا کہ موت اسے گلے میں روک دے گی۔ اے اولادِ آدم! اگر تم عقل رکھتے ہو تو اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو، کیونکہ تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے وہ ہو کر رہے گا۔“ (شعب الایمان، 7/355، حدیث:10564) کے عامل تھے۔

(قوت القلوب، 2/30)

اے عاشقانِ اولیائے کرام! زندگی دو پَل کی ہے، ہم نہیں جانتے کہ ہم اپنی زندگی کا اکثر حصّہ گزار چکے یا کم، البتّہ موت کسی وقت، کہیں بھی آسکتی ہے، کاش! ہم مرنے سے پہلے موت کی تیاری کرنے والے بن جائیں اور ہر وقت موت کو یاد کرتے رہیں، کاش! ہم سنّتوں کے راستے پر چل پڑیں، اے کاش! جب ہمارا آخری وقت ہو، لَب پر کلمۂ طیّبہ اور دُرود و سلام ہو، مدینۂ پاک میں ہوں اور آنکھوں کے سامنے جلوۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہو۔

ایماں پہ دے موت مدینے کی گلی میں
مدفن مِرا محبوب کے قدموں میں بنادے

(وسائلِ بخشش، ص112)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

اذان دیتے ہوئے کپکپی طاری ہونا

ابو بکر بن ابو طالب رحمۃ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ معروف کرخی رحمۃ اللہِ علیہ کی مسجد میں داخل ہوا، ہم لوگ ایک جماعت کی صورت میں تھے، آپ بھی گھر سے مسجد تشریف لائے اور اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ الله کہا، ہم نے سلام کا جواب دیا، آپ نے دُعا فرمائی کہ اللہ پاک آپ لوگوں کو چین و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے اور ہمیں اور آپ کو دنیا میں غموں سے راحت عطا فرمائے۔ پھر آپ اذان دینے کے لیے بڑھے اور اذان دینا شروع کی تو بے قرار ہو گئے اور آپ پر خوفِ خدا کے سبب کپکپی طاری ہو گئی، جب آپ نے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا الله کہا تو آپ کی اَبروؤں اور داڑھی کے بال کھڑے ہو گئے، مجھے خوف ہوا کہ آپ اذان مکمل نہیں کر سکیں گے اور آپ کی کمر بھی جھک گئی، قریب تھا کہ زمین پر تشریف لے آتے۔ (حلیۃ الاولیاء، 8/404، حدیث: 12685)

تُو ڈر اپنا عنایت کر رہیں اس ڈر سے آنکھیں تر مٹا خوفِ جہاں دل سے مٹا دنیا کا غم مولیٰ

راتوں رات بغداد شریف سے مکۂ پاک

سلسلۂ قادریہ کے بزرگ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہِ علیہ کو ایک مرتبہ طواف کرنے کی خواہش ہوئی تو آپ راتوں رات اپنے شہر سے مکہ شریف پہنچے اور طواف کر کے واپس تشریف لے آئے۔ (جامع کرامات اولیاء، 2/491)

اے عاشقانِ اولیا! اللہ پاک نے اپنے اولیائے کرام رحمۃ اللہِ علیہم کو بڑی عظمت و بزرگی سے نوازا ہے، اولیائے کرام کی کرامات میں سے ایک قِسم کو "طَیُّ الْاَرْض" کہا جاتا ہے اس کا مطلب ہے زمین کا لپیٹ دیا جانا۔ اللہ پاک کے یہ اولیائے کرام رحمۃ اللہِ علیہم اللہ پاک کی عطا سے ایک قدم میں کئی کئی میل کا سفر کر لیتے ہیں گویا مہینوں کا سفر گھنٹوں

www.dawateislami.net

اور منٹوں میں طے ہو جاتا ہے۔ ہمارے پیر و مُرشِد حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ بھی اُنہی اولیائے کرام میں سے تھے۔

جو اللہ پاک نے چاہا وہی ہوا

سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے نویں پیر و مُرشِد، حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت سراپا عظمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: آج صبح ہمارے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے اور میں سب سے پہلے آپ کے پاس یہ خبر لے کر آیا ہوں تاکہ آپ کی برکت سے ہمارے گھر میں خیر نازل ہو۔ حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا"اللہ پاک تمہیں اپنی حِفظ و اَمان میں رکھے۔ یہاں بیٹھ جاؤ اور سو مرتبہ یہ کہو"مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ"یعنی اللہ پاک نے جو چاہا وہی ہوا۔ اس نے سو مرتبہ یہ پڑھ لیا تو آپ نے دوبارہ پڑھنے کا فرمایا۔ اُس نے سو مرتبہ پھر پڑھا تو آپ نے مزید پڑھنے کا فرمایا۔ اَلغَرَض اس طرح پانچ بار پڑھنے کا فرمایا۔ اتنے میں ایک وزیر کی والدہ کا خادم ایک خط اور تھیلی لے کر حاضر ہوا اور کہا: یاسیِّدی! اُمِّ جَعفَر آپ کو سلام کہتی ہیں، انہوں نے یہ تھیلی آپ کی خدمت میں بھجوائی ہے اور عرض کی ہے کہ آپ غُربا و مساکین میں یہ رقم تقسیم فرمادیں۔ یہ سن کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے لانے والے سے فرمایا:"رقم کی تھیلی اس شخص کو دے دو، اس کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی ہے۔ قاصِد (یعنی پیغام پہنچانے والے) نے عرض کی: یہ 500 درہم ہیں، کیا سب اسے دے دوں؟ آپ نے فرمایا:"ہاں! ساری رقم اسے دے دو، اس نے پانچ سو مرتبہ"مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ" کہا تھا۔ پھر اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:"یہ پانچ سو درہم تمہیں مبارک ہوں، اگر اس سے زیادہ مرتبہ پڑھتے تو ہم بھی اتنی ہی مقدار مزید بڑھا دیتے۔ (جاؤ! یہ رقم اپنے گھر بار پر خرچ کرو)۔" (عیون الحکایات، ص 277)

www.dawateislami.net

میں ہوں سائل میں ہوں منگتا یاکرخی مری جھولی بھردو
ہاتھ بڑھا کر ڈال دو ٹکڑا یاکرخی مری جھولی بھردو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

مَصائب پر صَبر قُربِ الٰہی کا ذریعہ ہے

بارگاہِ حضرتِ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ میں کسی نے عرض کی: یاسیِّدی! مجھے بتایئے کہ میں اللہ پاک کا قُرب (یعنی نزدیکی) کیسے حاصل کر سکتا ہوں؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر ایک امیر کے دروازے پر لے گئے۔ دروازے پر ایک غلام کھڑا تھا جس کی ایک ٹانگ ٹوٹی ہوئی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کی طرف اشارہ کر کے اُس شخص کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: اِس کی طرح ہو جاؤ، اللہ پاک کا قُرب (یعنی نزدیکی) حاصل کر لوگے۔ (یعنی جس طرح یہ غلام ٹوٹی ہوئی ٹانگ کے باوجود اپنے آقا کے دروازے پر حاضر ہے اس طرح تم بھی ہر حال میں اپنے رب کی رضا پر راضی رہو اور اس کی عبادت کرتے رہو)۔ (الروض الفائق، ص183)

حضرت معروف کرخی کا غوثِ پاک کو سلام

خلیفۂ غوثِ اعظم شیخ علی بن ہَیْتی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: مَیں شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حضرتِ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مبارک پر حاضر ہُوا، میرے پیر و مُرشِد، حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ نے سلام کیا تو حضرتِ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف سے آواز آئی: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا سَيِّدَ اَهْلِ الزَّمَانِ یعنی اے زمانے کے سردار آپ پر بھی سلام ہو۔ (بہجۃ الاسرار، ص53)

جو ولی قبل تھے یا بَعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دِل میں مرے آقا تیرا
(حدائقِ بخشش، ص23)

www.dawateislami.net

اللہ پاک کی بارگاہ میں عاجزی و اِنکسار

حضرت سیِّدُنا قاسم بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کا پڑوسی تھا، ایک رات میں نے آپ کو روتے اور کچھ اشعار پڑھتے سُنا: جن کا ترجمہ یہ ہے:

﴿1﴾ کون سی چیز مجھ سے گناہ کرانا چاہتی ہے، مجھے گناہوں میں مشغول رکھتی ہے اور مجھ سے دور نہیں ہوتی۔ ﴿2﴾ اگر تُو مجھے رحم فرماتے ہوئے بخش دے تو گناہ مجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے، اَب تو مجھ پر بُڑھاپا آچکا ہے۔ (صفۃ الصفوۃ، 2/212)

دُعائے حضرت معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ

سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے نویں پیر و مُرشِد، حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمتِ سَراپا عَظَمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: یاسیدی (یعنی اے میرے سردار)! دعا فرمائیں کہ اللہ پاک میرے دل کو نرم کر دے۔ تو آپ نے اُسے اس دعا کو پڑھنے کی ترغیب دلائی: "یَا مُلَیِّنَ الْقُلُوْبِ! لَیِّنْ قَلْبِیْ قَبْلَ اَنْ تُلَیِّنَهٗ عِنْدَ الْمَوْتِ یعنی اے دلوں کو نرم فرمانے والے! میرے دل کو بھی نرم کر دے اس سے پہلے کہ تو موت کے وقت اسے نرم کرے۔ (الروض الفائق، ص185) اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

رِقّتِ قلبی کسے کہتے ہیں؟

دل کی نرمی کو رِقتِ قلبی کہتے ہیں، یہ اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، حدیث پاک میں ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "رِقَّتِ قلب (یعنی دل کی نرمی اور گریہ وغیرہ) کے وقت دعا کو غنیمت جانو کہ وہ رحمت ہے۔" (کنزالعمال، 1/48، حدیث: 3367)

علمائے کرام نے دنیا میں سعادت مندی کی عَلامتوں میں سے ایک عَلامَت دل کی

www.dawateislami.net

نرمی بیان فرمائی ہے۔(تفسیر روح البیان، پ12، ہود، تحت الآیۃ:105، 187/4 ملخصًا)

بارگاہِ رسالت میں امیرِ اہلِ سنّت عرض کرتے ہیں:

قلب پتّھر سے بھی سخت ہے اِس کو نرمی عطا کیجئے
جگمگا دیجے قلبِ سِیاہ لُطف بدرُ الدُّجیٰ کیجئے

(وسائلِ بخشش، ص505)

تقویٰ کی بہترین مثال

حضرت عُبَید بن محمد وَرّاق رحمۃُ اللهِ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت معروف کرخی رحمۃُ اللهِ علیہ کہیں تشریف لے جارہے تھے کہ راستے میں ایک لکڑی پڑی تھی، اُس پر پاؤں رکھ کر گزرنے کی بجائے آپ اس لکڑی کو پھلانگ کر گزرے۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: اِسے پھلانگنے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اس لئے تاکہ اُس کا مالک حَرَج میں نہ پڑے۔ (یعنی ہوسکتا ہے کہ اس لکڑی پر پاؤں پڑنے سے اُس کے ٹوٹنے یا کمزور ہونے یا نشان زدہ ہونے کا اندیشہ ہو جس کی وجہ سے آپ رحمۃُ اللهِ علیہ نے اُس پر پاؤں نہ رکھا تاکہ اس کے مالک کو بعد میں پریشانی نہ ہو۔)
(حلیۃ الاولیاء، 409/8، رقم:12708)

امیرِ اہلِ سنّت کی احتیاط

میرے پیرو مرشِد، امیرِ اہلِ سنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ یادگارِ اَسلاف ہیں (یعنی آپ کے اعمال و کردار کو دیکھ کر بزرگانِ دین رحمۃُ اللهِ علیہم کی یاد آتی ہے)۔ آپ بھی بڑے مُحتاط فی الدّین (یعنی دین کے معاملے میں احتیاط کرنے والے) ہیں، آپ کی حقوقُ العِباد کے معاملے میں احتیاط کا ایک واقعہ پڑھئے اور لوگوں کے حقوق کا خیال رکھنے کا ذہن بنائیے۔

www.dawateislami.net

نواب شاہ(بابُ الاسلام، سندھ، پاکستان) کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ایک بار امیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے ہمراہ چند اسلامی بھائی کہیں تشریف لے جارہے تھے، خوش قسمتی سے میں بھی ساتھ تھا تو ایک گلی سے گزرتے ہوئے آگے بَجری پڑی ہوئی نظر آئی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ہم یہاں سے گزریں گے تو ڈر ہے کہ بجری کا کچھ حصہ پھیل کر ضائع ہوجائے گا لہٰذا مناسب یہ ہے کہ ہم دوسری جگہ سے نکل جائیں، چنانچہ دوسری گلی کا راستہ اختیار کیا گیا۔ (حقوق العباد کی احتیاطیں، ص16) اللہ پاک کی امیرِ اہلِ سنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

محبتِ دنیا سے چُھٹکارے کا پَھل

سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے دَسویں پیرو مرشِد، حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں عرض کی: اللہ پاک کے فرماں بردار بندے کس سبب سے اس کی اطاعت وفرمانبرداری پر قادر ہوتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ”ان کے دلوں سے دنیا کی مَحبّت نکل جانے کی وجہ سے، اگر ان کے دلوں میں دنیا کی مَحبّت ہوتی تو وہ ایک سجدہ بھی صحیح طرح نہ کرپاتے۔“ (المستطرف، ص154)

بغداد شریف میں فوت ہونے کا حکم

حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہ علیہ بغداد شریف کے بارے میں اپنے ارادے کا اِظہار کرتے ہوئے فرماتے: مجھے تو بغداد میں فوت ہونے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ اس شہر کے یہ نیک لوگ سچے اَبدالوں میں سے ہیں۔ (اتحاف السادۃ المتقین، 12/ 560)

www.dawateislami.net

انتقال شریف

علم وعمل اور فیض وکرم کا جگمگاتا آفتاب 2 محرم شریف 200 ہجری میں اِس دنیا سے سُوئے آخرت روانہ ہُوا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ میں تین لاکھ افراد نے شرکت کی۔ (الروض الفائق، ص188)

آپ کا عظیمُ الشّان مزار شریف بغدادِ مُعلّٰی میں حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہِ علیہ کے مزار شریف سے کچھ فاصلے (تقریباً 6 کلومیٹر) پر ہے۔ ہزاروں عاشقانِ اولیا آپ کے مزار شریف پر حاضر ہو کر اپنے دِلوں کو تسکین دیتے اور دُعاؤں کی قبولیت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

30 ہزار گنہگاروں سے عذاب دور ہو گیا

ایک بزرگ سے منقول ہے کہ میں نے اپنے بھائی کو مرنے کے ایک سال بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا: "اے میرے بھائی! مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ" یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو اس نے جواب دیا: اب مجھے آزاد کر دیا گیا ہے کیونکہ جب حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہِ علیہ ہمارے پاس دفن ہوئے تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے دائیں، بائیں، آگے، پیچھے سے عذاب میں گرفتار تیس تیس ہزار گنہگاروں کو نجات دے دی گئی۔ (الروض الفائق، ص188)

مقامِ معروف کرخی رحمۃ اللہِ علیہ

حضرتِ احمد بن فتح رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے حضرتِ بشرِ حافی رحمۃُ اللہِ علیہ کو خواب میں دیکھا: تو میں نے پوچھا کہ "اللہ پاک نے حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو انہوں نے کہا کہ "افسوس! ہائے افسوس! ہمارے اور ان کے

www.dawateislami.net

درمیان بہت سے پردے ہیں۔ حضرتِ معروف رحمۃُ اللہِ علیہ جنّت کے شوق اور جہنّم کے خوف سے اللہ پاک کی عبادت نہیں کرتے تھے بلکہ قُربِ الٰہی (یعنی اللہ پاک کی نزدیکی) کے شوق میں عبادت کرتے تھے لہٰذا! اللہ پاک نے انہیں رفیقِ اعلیٰ کی طرف اُٹھالیا اور اپنے اور ان کے درمیان کے پردے اُٹھالئے" یہی وہ مُجَرَّب اِکسیر ہے۔ لہٰذا جس نے بارگاہِ الٰہی میں کوئی ضرورت پیش کرنی ہو تو اسے چاہیے کہ حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار پر حاضر ہو کر اللہ پاک سے دعا مانگے تو اِن شاءَ اللہُ الکریم اس کی دُعا ضرور قبول ہوگی۔ (صفۃ الصفوۃ، 2/214)

ضرورت پوری ہوگئی

حضرت سیّدُنا محمد بن عبدُ الرّحمٰن زُہری رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن رحمۃُ اللہِ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ "حضرت معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کی قبرِ انور پر تمام ضرورتیں پوری ہوتی ہیں لہٰذا جو کوئی ان کے مزار کے پاس سو مرتبہ سورۂ اِخلاص کی تلاوت کرے پھر اللہ پاک سے سوال کرے تو اللہ پاک اس کی ضرورت کو پورا فرمادے گا۔ (الروض الفائق، ص188۔ تاریخ بغداد، 1/134)

میرا کام ہوگیا

حضرت یحیٰی بن سُلیمان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میری ایک حاجت تھی اور میں کافی تنگدست تھا، حضرت معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کی قبرِ انور پر حاضر ہوا، میں نے تین بار سورۂ اخلاص کی تلاوت کی اور اس کا ثواب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اور تمام مسلمانوں کی اَرواح کو پہنچایا، پھر اپنی ضرورت بیان کی۔ جیسے ہی میں وہاں سے واپس گیا میری حاجت

www.dawateislami.net

پوری ہوچکی تھی۔(الروض الفائق، ص188)

قبولیتِ دعا کا مَقام

والدِ اعلیٰ حضرت، علامہ مولانا مفتی نَقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ دُعاؤں کی قبولیت کے مقامات بیان کرتے ہوئے اپنی کتاب ”اَحْسَنُ الْوِعالِآدابِ الدُّعا“ میں فرماتے ہیں: مَزارِ فائضُ الْاَنوار سیّدُنا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ، یعنی آپ کے مزار شریف پر دُعا قبول ہوتی ہے۔ (فضائل دعا، ص137)

مَزاراتِ اولیا کی برکات

حضرتِ احمد بن عباس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں بغداد شریف سے نکلا تو ایک ایسے شخص سے ملاقات ہوئی جس پر عبادت کے آثار نظر آرہے تھے، اس نے مجھ سے پوچھا: آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: بغداد سے بھاگ کر آرہا ہوں کیونکہ میں نے وہاں فساد دیکھا ہے، لہٰذا مجھے ڈر ہے کہ وہاں کے لوگوں کو زمین میں نہ دَھنسا دیا جائے، اُن بزرگ نے فرمایا: آپ واپس چلے جائیے اور ڈریئے مت، کیونکہ بغداد میں چار ایسے اولیائے کِرام رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات ہیں جن کی بَرَکت سے بغداد والے تمام بلاؤں سے محفوظ ہیں۔ مَیں نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ جواب دیا: حضرت امام احمد بن حنبل، حضرتِ معروف کرخی، حضرتِ بِشر حافی اور حضرتِ منصور بن عَمّار رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔ چنانچہ میں واپس آگیا، ان اللہ والوں کے مزارات کی زیارت کی اور اس سال مَیں (بغداد سے) نہ نکلا۔ (تاریخ بغداد، 1/133)

اللہ پاک کی اُن سب پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

چار مَشائخ زندوں کی طرح اِختیارات رکھتے ہیں

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ علی بن ہَیْتی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: میں نے چار بزرگوں کو دیکھا جو اپنی قبروں میں بھی زندوں کی طرح اختیار رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک حضرتِ شیخ عبدالقادر جیلانی، دوسرے حضرت شیخ معروف کرخی، تیسرے حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عقیل مَنْبِجی اور چوتھے حضرتِ سَیِّدُنا شیخ حیا بن قیس حَرّانی رحمۃُ اللہِ علیہم ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ص124)

اللہ غَنی! شانِ ولی! راج دلوں پر دنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش، ص383)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

میرے وسیلے سے دعا کرو

حضرت معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کے بھتیجے حضرت یعقوب رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے: میرے چچا جان نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! جب تمہیں اللہ پاک سے کوئی حاجت ہو تو میرا وسیلہ دے کر اس سے سُوال کرنا۔ (حلیۃ الاولیاء، 8/408، حدیث:12701)

حضرت سَری سَقطی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ نے مجھے نصیحت فرمائی کہ "جب تمہیں کچھ طلب کرنا ہو تو اس طرح طلب کیا کرو، یااللہ پاک! معروف کرخی کے صَدَقے مجھے فلاں چیز عطا فرما تو یقیناً وہ چیز تمھیں مل جائے گی۔" (تذکرۃ الاولیاء، ص234)

قبرِ حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کی شان

5ویں صدی ہجری کے عظیم بُزرگ، حضرتِ خطیب بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ شیخ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کی قبر مبارک حاجتیں اور ضرورتیں پوری ہونے

www.dawateislami.net

کے لئے مُجَرَّب (یعنی آزمایا ہوا) ہے۔(تاریخ بغداد، 1/ 134 ملخصاً)

چھٹی صدی ہجری کے جلیلُ القَدْر مُحَدِّث حضرت علامہ عبدُ الرحمٰن بن علی جَوزی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: حضرت سیّدنا معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار کی حاضری تِریاق اور مجرب عمل ہے۔(صفۃ الصفوۃ، 2/214)

13ویں صدی ہجری کے فقہِ حنفی کے عظیم امام، حضرتِ علامہ سید ابن عابدین شامی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے بزرگوں میں سے ہیں، آپ کی دعائیں قبول ہوتی تھیں، اُن کے مزار شریف کے وسیلے سے بارش کے لیے دعا کی جاتی ہے، آپ حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے استاد محترم تھے۔(رد المحتار، 1/ 141)

اے عاشقانِ اولیا! پہلے کا زمانہ کتنا اچھا تھا، لوگ خوش عقیدہ اور اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی بارگاہوں میں حاضری دینے والے بلکہ اُن کے وسیلے سے دُعائیں کرنے والے ہوتے تھے۔ ابھی جن بزرگ نے حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کے فضائل بیان کئے یہ خود بہت بڑے عالِم و مفتی تھے۔ آپ کا بہترین علمی کارنامہ بصورتِ ”فتاویٰ شامی“ دنیا بھر میں مشہور و معروف ہے اور علامہ شامی رحمۃُ اللہِ علیہ اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی شان بیان کررہے ہیں کاش! اِن کی کتب سے اِستِفادہ کرنے (یعنی فائدہ اُٹھانے) والے ان کی ذات و کردار کو بھی فالو کریں اور اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے بارے میں اپنے عقائد و نظریات کو درست کریں۔

ڈاکٹر عبدُ القدیر خان (مرحوم) کا کالم

ڈاکٹر عبدُ القدیر خان (مرحوم) لکھتے ہیں: بھوپال میں ایک جیّد عالم صاحب نے ہم اسکول کے بچوں کو اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے بارے میں بتایا اور اپنا مقصد پورا کرنے کے لئے

www.dawateislami.net

حضرتِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کا وسیلہ پیش کرنے کی ترغیب دلائی تھی۔ وہ دعا یہ تھی:

خُداوَندا بمَقصُودَم رَسان زُود　　بحَقِ حضرتِ معروف کرخی
نگہداری زِ آفت ہائے چرخی　　بحَقِ حضرتِ معروف کرخی

ترجمہ: اے اللہ پاک! حضرتِ معروف کرخی کے واسطے میرا مقصود جلد عطا فرما!۔

حضرتِ معروف کرخی کے واسطے آسمانی وزمینی آفات سے حفاظت فرما!۔

”حضرت معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ“ کے بارے میں یہ کالم (جنگ 13 جولائی کو) چھپنے کے دو دن بعد کراچی سے ایک دوست کا فون آیا کہ انہیں یہ کالم بے حد پسند آیا اور انہوں نے اسکی دو سو کاپیاں دوستوں اور جاننے والوں میں تقسیم کر دیں اور پھر انہوں نے اس دعا کی ایک بڑی برکت یوں بیان کی کہ ان کے ایک دوست کا بیٹا تین سال سے گُمشدہ تھا۔ بڑی کوشش اور تلاش اور پولیس میں رپورٹ درج کرانے کے باوجود بیٹا نہ مل سکا اور وہ سینے پر صبر کا پتھر رکھ کر بیٹھ گئے۔ اِنہوں نے اپنے دوست کو یہ کالم پڑھ کر حضرت معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کے وسیلے سے دعا کرنے کا کہا تو انہوں نے وضو کیا، دو رکعت نفل دعائے حاجت ادا کئے اور نہایت رِقّت سے اللہ پاک سے حضرت معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کے وسیلے سے اپنے بیٹے کی واپسی کی دعا مانگی۔ بقول ان کے (یعنی ان کے کہے کے مطابق) وہ نماز اور دعا مانگ کر بیٹھ گئے، آدھا گھنٹہ بھی نہ گزرا تھا کہ دروازے پر دَستک ہوئی، انہوں نے باہر جاکر دیکھا تو اپنے بیٹے کو کھڑا پایا۔ کوئی اسے دروازے پر چھوڑ گیا تھا۔ (جنگ اخبار، 13 جولائی) اللہ پاک کی اولیائے کرام پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ على مُحَمَّد

www.dawateislami.net

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
کبھی عذاب نہیں دیتا (درود شریف کی فضیلت)	01	دُعائے معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کی برکات	15
500 سونے کے سکّے	01	رِقّتِ قلبی کسے کہتے ہیں؟	15
تعارف اور ولادت	04	تقویٰ کی بہترین مثال	16
قبولِ اسلام کا واقعہ	05	امیرِ اہلِ سنت کی احتیاط	16
شجرۂ قادِرِیّہ رَضَوِیّہ عطّارِیّہ میں ذکرِ خیر	05	محبتِ دنیا سے چھٹکارے کا پھل	17
عَرَبی شجرہ	06	بغداد شریف میں فوت ہونے کا حکم	17
غیر مسلم گھرانے کا قبولِ اسلام	06	انتقال شریف	18
شانِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ	08	30ہزار گنہگاروں سے عذاب دور ہو گیا	18
مَقامِ معروف اور عُلوم کی اَصْل	09	مَقامِ معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ	18
سجدۂ سہو کا معاملہ	10	ضرورت پوری ہو گئی	19
عاداتِ مبارکہ اور پاکیزہ کردار	10	میرا کام ہو گیا	19
اذان دیتے ہوئے کپکپی طاری ہونا	12	قبولیتِ دعا کا مقام	20
راتوں رات بغداد شریف سے مکۂ پاک	12	مزاراتِ اولیا رحمۃُ اللہِ علیہم کی برکات	20
جو اللہ پاک نے چاہا وہی ہُوا	13	چار مشائخ رحمۃُ اللہِ علیہم زندوں کی طرح اختیارات رکھتے ہیں	21
مَصائب پر صبر قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے	13	حضرتِ معروف کرخی کے وسیلے سے دعا	21
حضرت معروف کرخی کا غوثِ پاک کو سلام	14	ڈاکٹر عبدُ القدیر خان (مرحوم) کا کالم	22

ہفتہ وار رسالہ مطالعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ / خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت الحاج ابو اُسید عُبید رضا مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی کی جانب سے ہر ہفتے ایک رسالہ پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ماشاءَ اللہ الکریم! لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں یہ رسالہ پڑھ یا سُن کر امیرِ اہلِ سنّت / خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت کی دُعاؤں سے حصہ پاتے ہیں۔ یہ رسالہ Audio میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.Dawateislami.net

یا Read and listen Islamic book

ایپلی کیشن سے فری ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ ثواب کی نیت سے سے خود بھی پڑھیں اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے تقسیم کریں۔

(شعبہ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ)

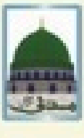

978-969-722-679-5
01082504

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net